السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں بسم اللہ جہراً پڑھنے کا حکم کیا ہے؟ (فتاویٰ المدینہ: 161)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں بسم اللہ جہراً پڑھنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ بلکہ سراً پڑھنا ثابت ہے اور یہ سب مذاہب میں سے صحیح ترین موقف ہے۔

لیکن امام کے لیے جائز ہے کہ مقتدیوں کی تعلیم کے لیے کبھی کبھار کوئی آیت یا بسم اللہ وغیرہ جہراً پڑھ لے۔

[لیکن ہر وقت سنت سمجھ کر بسم اللہ کو اونچی آواز سے پڑھنا سنت صحیحہ ثابتہ کے خلاف ہے۔[1]

---

[1] نماز میں امام کا بسم اللہ کو جہراً پڑھنا اگرچہ مختلف مسئلہ ہے لیکن اس کے جہراً پڑھنے کا سرے سے انکار کرنا یہ صحیح نہیں ہے۔ ہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ راجح اور اصح سری ہے اور جہراً جائز۔۔۔ اس موقف کی تائید حدیث حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل سے بھی ہوتی ہے۔ حدیث سنن نسائی اور ابن خذیمہ میں اور افعال صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین جزء للخطیب بغدادی (41،180) میں موجود ہے۔ (راشد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

نماز کا بیان صفحہ: 171

محدث فتویٰ